© rasailojaraid.com

سال پہلے فرمائی تھی ہو بہو میرے سامنے سچ ثابت ہو رہی تھی اور پھر مولانا محمد ابراہیم نے اپنے والد مولوی عبداللہ چکڑالوی کے سامنے یہ حدیث پیش کی:

(عن ابی رافع رضی اللہ عنہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰی اَرِيْكَتِهٖ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا نَدْرِیْ مَا وَجَدْنَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ)

[ابو داؤد] ''ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ایسا نہ ہو کہ میرا حکم جو میں نے دیا یا میری نہی اسے پہنچے اور وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے ہوئے اسے کہے میں نہیں جانتا جو اللہ کی کتاب میں ہے ہم تو اس کی اتباع کریں گے۔'' ساتھ ہی مولانا محمد ابراہیم نے مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ والی گذشتہ حدیث اسے سنائی۔ مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ یہ منظر دیکھ کر اور احادیث سنا کر باپ سے لاتعلق ہو کر واپس چلے آئے۔ [مولانا سلطان محمود محدث جلالپوری رحمہ اللہ]

راقم الحروف (سعید مجتبیٰ السعیدی) کے والد گرامی مولانا ابوسعید عبدالعزیز السعیدی (المتوفی ۱۵ مئی ۱۹۸۱ء) نے مجھ سے مزید بیان کیا کہ جب عبداللہ چکڑالوی نے اپنے فرزند مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ سے کہا کہ میں حدیث کو نہیں مانتا، اگر اس بارے میں قرآن کی کوئی آیت ہو تو بتاؤ۔ باپ کی یہ بات سن کر مولانا محمد ابراہیم نے بڑے پُرعزم ہو کر اپنے والد مولوی عبداللہ چکڑالوی سے کہا: ''ابا جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ احادیث کہیں آپ ہی کے بارے میں تو نہیں؟'' تو اس نے بڑی ڈھٹائی سے کہا: ''اس میں شک والی بات کونسی ہے؟''۔

مولوی عبداللہ چکڑالوی کا ذکر چل نکلا ہے تو ان کی ایک اور بات بھی سن لیں۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین وارشادات تو تسلیم کرتے نہیں، اپنی بات، رائے، نظریہ اور مؤقف کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ہمارے ایک بزرگ حاجی نورالدین صاحب ماشاء اللہ حیات ہیں، ان کا اصل تعلق چکڑالہ سے ہے۔ اب وہاں سے نقل مکانی کر کے ہمارے شہر میں مقیم ہیں اور ہم ایک ہی مسجد کے نمازی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ چکڑالہ میں مولوی عبداللہ چکڑالوی کی مسجد کے تقریباً مشرق کی جانب اسکول کا ایک وسیع گراؤنڈ میں جمع تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو مولوی عبداللہ نے قبلہ رو ہونے کی بجائے مشرق کی طرف منہ کر کے اذان کہی۔ لوگ معترض ہوئے تو جواب دیا کہ ''اذان کا مقصد لوگوں کو نماز کے وقت کی اطلاع دینا ہے، لوگ اس طرف ہیں اور میں دوسری طرف منہ کر کے اذان کیوں کہوں؟''۔

واہ رے دین داری اور سمجھداری...... (جاری ہے)۔



© rasailojaraid.com